

کتاب ”تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب“ کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ

محمد فاروق حیدر*

علوم القرآن کی مختلف انواع میں سے ایک اہم نوع غریب قرآن ہے۔ مفسر کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں سے ایک قرآن مجید کے غریب الفاظ کی معرفت ہے۔ ابن جوزی (۱) نے اس موضوع پر مستقل کتاب تالیف کی اور اس کا نام تذکرہ الاریب فی تفسیر الغریب رکھا۔ غریب قرآن کے موضوع پر یہ پہلی کتاب نہیں ہے اس سے پہلے کئی کتابیں تالیف کی جا چکی ہیں۔ تاہم اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں ابن جوزی نے کئی ایسے فوائد جمع کر دیے ہیں جو پہلی کتابوں میں نہیں پائے جاتے اور کثیر التعداد ایسے الفاظ بھی شامل کتاب کیے ہیں جن کا تذکرہ پہلی کتابوں میں نہیں پایا جاتا۔ اس کتاب میں قرآن مجید کے تقریباً ۲۵۰۰ الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے جو صرف اسی کتاب کی خصوصیت ہے، کیونکہ اس سے قبل لکھی گئی کتب میں اتنے الفاظ شامل نہیں کیے گئے۔ کتاب میں مختلف مقامات پر ان وجوہ کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جن کی وجہ سے کسی لفظ کے معانی سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ غریب قرآن پر لکھی جانے والی کتب میں تذکرۃ الاریب کی حیثیت جن وجوہ کی بنا پر منفرد اور امتیازی ہے، یہاں اس کا جائزہ لیا جائے گا۔

(۱) مصادر و مراجع:

ابن جوزی نے کتاب تذکرۃ الاریب کی تیاری میں اس موضوع پر لکھی گئی جن کتب سے استفادہ کیا ہے وہ اس موضوع پر اہمات کتب کا درجہ رکھتی ہیں جیسے ابو عبیدہ کی مجاز القرآن، فراء کی معانی القرآن، ابن قتیبہ کی تاویل مشکل القرآن اور تفسیر غریب القرآن اور زجاج کی معانی القرآن و اعرابہ وغیرہ اس کے علاوہ تفاسیر میں سے آپ نے ابن جریر طبری کی تفسیر جامع البیان عن تاویل ای القرآن اور کتب احادیث میں سے زیادہ تر صحیحین پر اعتماد کیا ہے اس موضوع کی جن اہم کتب سے آپ نے استفادہ کیا۔ یہاں ان کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ معانی القرآن:

اس کتاب کے مؤلف یحییٰ بن زیاد ہیں جو فراء کے لقب سے مشہور ہیں کوفہ میں ۱۴۴ھ میں پیدا ہوئے آپ نے دیگر اساتذہ کے علاوہ امام کسائی سے علم حاصل کیا۔ کوفہ میں کسائی کے بعد نحو کے سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ نے زیادہ عرصہ بغداد میں گزارا۔ کوفہ کے پاس عربی زبان کے علماء میں سے کسائی اور فراء کے علاوہ کوئی دوسرا نہ ہوتا تو اس کے باوجود وہ صرف ان دونوں

کی وجہ سے تمام لوگوں پر فخر کر سکتے تھے۔ اس لیے کہ ان دنوں پر تو تمام علوم ختم تھے یہاں تک کہ نحو کو فراء کہا جاتا تھا اس کے علاوہ ان کو امیر المؤمنین فی النحو کا خطاب دیا گیا۔ فراء نے کئی کتب تالیف کیں جیسے معانی القرآن، غریب الحدیث، الجمع والتثنیہ فی القرآن، النوادر، المقصود والحمد، المدکر والمؤنث، الحدود، اور الکافی فی النحو وغیرہ مکہ جاتے ہوئے اس جلیل القدر عالم کی ۲۰۷ھ/۸۲۲ء میں وفات ہوئی۔ (۲)

فراء کی تمام کتب میں سے معانی القرآن کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی معانی قرآن پر لکھی گئی کتب میں اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں قرآن مجید کے الفاظ کے معانی اور ان کے اعراب سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب میں سورتوں کی ترتیب ملحوظ رکھا گیا ہے یعنی فاتحہ سے والناس تک سورتوں میں آنے والے مختلف الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ کتاب ایک اہم اور بنیادی ماخذ ہے اس کتاب سے مفسرین، محدثین اور لغویین نے خوب استفادہ کیا ہے اور اپنی اپنی کتب میں اس کتاب کے حوالے دیے ہیں۔

ابن جوزئی نے اپنی کتاب تذکرۃ الاریب میں مختلف مقامات پر فراء کا حوالہ دے کر کتاب معانی القرآن سے الفاظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ اقتباسات نقل کیے ہیں مثلاً تذکرۃ الاریب میں سورہ النساء کی آیت:

﴿وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنُ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ (۳)

میں سے لفظ افضى کی وضاحت میں لکھا ہے:

”والافضاء: الجماع، قال الفراء: والخلوة افضاء ايضاً“ (۴)

جبکہ فراء نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

”وقوله ﴿قَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ﴾ الافضاء أن يخلوبه أو ان لم يحامعها۔“ (۵)

یعنی فراء کے نزدیک خلوت بھی افضاء ہی ہے چاہے جماعت نہ ہوگی ہو۔ ابن جوزئی نے فراء کے الفاظ کو اپنی کتاب میں عمدگی سے ایک لفظ میں ادا کر دیا یوں فراء کا موقف بھی سامنے آ گیا اور اختصار کی خوبی بھی باقی رہی۔

۲۔ مجاز القرآن:

اس کتاب کے مؤلف ابو عبیدہ ہیں۔ آپ کو بھی لغت میں بڑی مہارت حاصل تھی آپ کی تعریف اور مذمت دونوں میں مختلف اقوال ملتے ہیں علامہ جاحظ نے آپ کے حق میں لکھا ہے:

”لم يكن في الارض خارجي اعلم بجميع العلوم منه“ (۶)

ابو عبیدہ نے مختلف موضوعات پر تقریباً ۲۰۰ کتب تالیف کیں ان میں غریب القرآن، مجاز القرآن، الامثال فی غریب

الحدیث، ایام العرب، وغیرہ شامل ہیں۔ (۷)

آپ کی وفات کے متعلق مختلف اقوال ہیں، زیادہ مشہور یہی ہے کہ آپ بصرہ میں ۲۱۰ھ میں فوت ہوئے۔ (۸)

آپ کی تالیفات میں سے مجاز القرآن معروف کتاب ہے۔ علوم القرآن اور تفسیر پر لکھے والوں نے آپ کی اس کتاب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ مجموعی طور پر کتاب میں مجاز القرآن اور معانی القرآن ہم معنی الفاظ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ ابن جوزی نے تذکرۃ الاریب میں مختلف مقامات پر کبھی ابو عبیدہ کا نام لے کر اور کبھی بغیر نام کے آپ کی کتاب سے استفادہ کیا ہے مثلاً تذکرۃ الاریب میں ہے۔

﴿وَأَنَا أَوْ يَاكُمُ﴾ (۹) قال ابو عبیدة المعنى وانا ﴿لَعَلَى هُدَى﴾ (۱۰) وانکم لفی ضلال“ (۱۱)

جبکہ ابو عبیدہ کی کتاب مجاز القرآن میں اصل عبارت اس طرح ہے۔ ﴿وَأَنَا أَوْ يَاكُمُ لَعَلَى هُدَى أَوْ فِی ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ محاذہ: انا لعلی ہدی وایاکم انکم فی ضلال مبین لأن العرب تضع (او) فی موضع واول الموالاة..... (۱۲) کچھ الفاظ حذف کر کے ابن جوزی نے ابو عبیدہ نے آیت کا جو مفہوم بیان کیا ہے نقل کر لیا جس سے ابو عبیدہ کے سمجھے ہوئے مفہوم میں کوئی خلل بھی واقع نہیں ہوا۔

۳۔ معانی القرآن:

سعید بن مسعدہ جو انفس اوسط کے نام سے معروف ہیں اس کتاب کے مؤلف ہیں آپ کا تعلق بلخ سے تھا لیکن آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی اور اس کے بعد ایک عرصہ بغداد میں بھی رہے۔ آپ بھی فن لغت کے ماہر تھے آپ نے نحو کے عظیم استاد سیبویہ سے لغت سیکھی آپ کے متعلق مبردا کا قول ہے کہ آپ کلام کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے آپ کی کئی تالیفات ہیں جیسے الاوسط، تفسیر معانی القرآن، اور القوانی وغیرہ۔ آپ نے ۲۱۵ھ میں وفات پائی لیکن آپ کی سن وفات کے بارے میں اور بھی اقوال ملتے ہیں۔ (۱۳)

اس کتاب میں انفس نے فراء کی طرح قرآن مجید کی سورتوں کا ترتیب وار ذکر کر کے ہر سورت کے مخصوص الفاظ کی وضاحت فرمائی۔ اس ضمن میں لغات اور وجوہ قراءات کو بیان کرنے کے علاوہ مختلف مقامات پر اشعار عرب سے بھی استشہاد کیا ہے۔ آپ نے دیگر کتب سے ہٹ کر سورہ الناس کے بعد دعائے قنوت کو بھی شامل کتاب کیا ہے اور دعا کے مخصوص الفاظ کی وضاحت کی ہے۔

انفس کی کتاب معانی القرآن سے کئی علماء نے استفادہ کیا تاہم ابن جوزی نے تذکرۃ الاریب میں دیگر کتب کی نسبت اس کتاب سے کم استفادہ کیا ہے۔ ایک جگہ آیت کی وضاحت میں ابن جوزی نے آپ کا حوالہ نقل کیا ہے۔

﴿أَحْسَنُ الْخَلْقِينَ﴾ (۱۴) قال الاخفش: الخالقون، الصانعون، فالله خیر الخلقین۔ (۱۵)

جبکہ معانی القرآن میں اصل عبارت یوں ہے۔

وقال ﴿أَحْسَنُ الْخَلْقِينَ﴾ لأن الخالقین هم الصانعون۔ (۱۶)

یہاں ابن جوزی نے انفس کا قول نقل کر کے الفاظ کی مزید وضاحت کر دی۔

۴۔ تفسیر غریب القرآن:

یہ کتاب ابن قتیبہ (۲۷۶ھ/۸۸۹ء) کی تالیف ہے۔ آپ کو عربی زبان و ادب اور تاریخ وغیرہ میں مہارت حاصل تھی۔ علامہ داؤدی نے آپ کی تعریف میں ایک قول نقل کیا ہے:

”كان رأساً في العربية واللغة والاحبار وأيام الناس ثقة دينا فاضلاً“ (۱۷)

تفسیر غریب القرآن کے علاوہ تاویل مشکل القرآن اور المعارف آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔ غریب القرآن کے عنوان سے لکھی گئی کتب میں اس کتاب کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ ابن قتیبہ نے تاویل مشکل القرآن تالیف کرنے کے بعد یہ کتاب لکھی کیونکہ اس کتاب میں اکثر مقامات پر تاویل مشکل القرآن کے حوالے ملتے ہیں۔

کتاب کا آغاز اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کی صفات کے معانی کے بیان سے ہوتا ہے اس کے بعد ان حروف کی وضاحت ہے جو قرآن مجید میں اکثر استعمال ہوتے ہیں جیسے جن، انس، ملائکہ، ابلیس اور شیطان وغیرہ اس کے بعد سورہ فاتحہ سے والناس تک ہر سورت کے مخصوص الفاظ کے معانی بیان کیے گئے ہیں اور کہیں کہیں الفاظ قرآن کی وضاحت میں اشعار عرب سے بھی استشہاد کیا گیا ہے غریب القرآن پر اہم اور مفید کتاب ہے۔

ابن قتیبہ کے بعد غریب قرآن پر جس کسی نے بھی لکھا اس نے آپ کی اس کتاب سے استفادہ کیا ابن جوزی نے اپنی کتاب تذکرہ الاریب کی تیاری میں ابن قتیبہ کی کتاب تفسیر غریب القرآن سے کافی مدد لی۔ یہاں صرف ایک مثال درج ذیل ہے۔ ابن جوزی نے سورہ بقرہ کی ایک آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

﴿إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ﴾ (۱۸) قال ابن قتیبہ الا من سفهت نفسه۔ (۱۹)

تفسیر غریب القرآن میں اصل عبارت اس طرح ہے۔

﴿إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ﴾ ای من سفهت نفسه۔ (۲۰)

یہاں ابن جوزی نے بالکل ویسے ہی عبارت نقل کی ہے جیسے کتاب تفسیر غریب القرآن میں ہے۔

۵۔ تاویل مشکل القرآن:

یہ کتاب بھی ابن قتیبہ کی ہے تفسیر غریب القرآن کی نسبت ابن جوزی نے اس کتاب سے کم ہی استفادہ کیا ہے لیکن تذکرہ الاریب کی تیاری میں یہ دونوں کتابیں آپ کے زیر نظر رہیں اس کی ایک مثال درج ذیل ہے۔ کتاب تذکرہ الاریب میں ہے۔

﴿صبغة الله﴾ (۲۱) ای دینه والصبغة مردودة إلى المملوق قال ابن قتیبہ: الصبغة: الختان، وكان النصراني يصبغون اولادهم في ماء فقال الزموا صبغة الله لا صبغة النصراني. (۲۲)

ابن قتیبہ نے آیت کی وضاحت تفسیر غریب القرآن میں ان الفاظ میں کی ہے۔

﴿صبغة الله﴾ يقال دين الله، ای: الزم دين الله ويقال الصبغة الختان وقد بينت اشتقاق الحرف في كتاب تاویل المشكل۔ (۲۳)

تاویل مشکل القرآن میں ان الفاظ کی وضاحت اس طرح ہے:

”یرید الختان، فسماه صبغة؛ لأن النصارى كانوا يصبغون اولادهم فى ماء ويقولون: هذا طهرة لهم كالختان للحنفاء، فقال الله تعالى ﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ﴾ اى الزمو صبغة الله لا صبغة النصارى اولادهم؛ واراذهبها ملة ابراهيم عليه السلام“ (۲۳)

تینوں عبارتوں کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تذکرۃ الاریب لکھتے وقت ابن قتیبہ کی دونوں کتابیں ابن جوزیؒ کے سامنے موجود رہیں۔

۶۔ معانی القرآن و اعرابہ:

یہ معروف نحوی زجاج کی تالیف ہے۔ آپ کا پورا نام ابواسحاق ابراہیم بن سری ہے لیکن آپ زجاج کے نام سے زیادہ معروف ہوئے۔

آپ بڑے صاحب فضل، دیندار، مضبوط عقیدہ اور مسلک کے مالک تھے نحو کے امام مبرد سے طویل مدت تک وابستہ رہے اور ان سے علم دفیض حاصل کیا۔ آپ نے بغداد میں ۳۱۱ھ/۹۲۳ء میں وفات پائی۔ (۲۵)

کتاب میں سورتوں کے مخصوص الفاظ کے معانی بیان کرنے کے علاوہ اس کے اعراب کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ ابن جوزیؒ نے اس کتاب سے بھی کافی مدد لی ہے اور مختلف مقامات پر صرف مؤلف کا حوالہ دے کر اس کتاب سے مواد نقل کیا ہے مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں:

﴿وَلَتَكُنَّ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ﴾ (۲۶) قال الزجاج: المعنى لتكونوا كلکم امة تدعون إلى الخير، ولكن (من) هنا تدخل لتخص المخاطبين من سائر الاجناس۔ (۲۷)

زجاج کی کتاب سے اصل عبارت درج ذیل ہے۔

”ولتكونوا كلکم امة تدعون الى الخير وتامرون بالمعروف، ولكن (من) تدخل ههنا لتخص المخاطبين من سائر الاجناس“ (۲۸)

الفاظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ ابن جوزی نے پوری عبارت نقل کی ہے۔

۲۔ تذکرۃ الاریب کا منبج و ترتیب:

تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب علوم القرآن پر ابن جوزیؒ کی مصنفات میں سے ایک اہم کتاب ہے جس میں ابن جوزیؒ نے غریب الفاظ کی وضاحت میں لغوی، نحوی مسائل کے علاوہ آیات کے سبب نزول، ناخ و منسوخ اور قراءات وغیرہ کی بھی نشاندہی کی ہے اور ان سے متعلق مفید معلومات فراہم کی ہیں۔

کتاب کے آغاز میں مختصر مقدمہ ہے جس میں آپ نے حمد و ثناء کے بعد کتاب کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا

”هذا كتاب اشرت فيه الى ما يغمض علمه، ويدق عن ذوى اللب فهمه تذكرة لاولى الالباب،
والله تعالى الموفق للصواب“ (۲۹)

یعنی کتاب میں ایسے امور کی وضاحت کی گئی ہے جن کو سمجھنے میں وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لیے اس کتاب میں عقل والوں کے لیے تذکیر کے پہلو ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اپنی کتاب کی انفرادیت اور امتیازی خصوصیت بیان کی ہے:

”وهذا الكتاب يتميز عن كل كتاب يصنف في الغريب، لان تلك تشتمل على غريب اللفظ فقط،
وهذا على غريب اللفظ والمعنى وقد حوى ما صحح من المنسوخ إلى غير ذلك من الفوائد التي لم
تجتمع في مثله، مع المبالغة في الاختصار“ (۳۰)

یعنی یہ کتاب اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ کتب سے اس حوالے سے منفرد ہے کہ اس میں قرآن مجید کے غریب الفاظ کے معانی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان الفاظ کے مصداق اور بقدر ضرورت تفسیر کا بیان ہے نیز لفظ سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے اس کے علاوہ دیگر فوائد جس کا ابن جوزی نے یہاں ذکر نہیں کیا جیسے اسباب نزول، قراءات اور فقہی مسائل وغیرہ کے بیان کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ کتاب میں اتنی جامعیت کے باوجود اختصار کا حسن پایا جاتا ہے۔

مقدمہ کے بعد سورہ بقرہ سے لے کر والناس تک سورتوں اور ان کی آیات کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اور ہر سورت میں مخصوص آیات کے غریب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ ابن جوزی نے سابقہ کتب کے برخلاف سورہ فاتحہ کو کتاب میں شامل نہیں کیا۔ اس کی بنیادی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ کثرت تلاوت کی وجہ سے اس سورت کے معانی سب کو معلوم ہوں گے اسی خیال سے ابن جوزی نے اس سورت کی وضاحت نہیں کی۔

کتاب میں قرآن مجید کے غریب الفاظ کی وضاحت میں کہیں کہیں بہت زیادہ اختصار ہے۔ صرف ایک لفظ کا ذکر کر کے اس کا ایک معنی لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ کی دوسری آیت کے ایک لفظ ریب کی وضاحت صرف شک لکھ کر کر دی (۳۱) اور اس اختصار سے یہاں ضرورت بھی پوری ہو جاتی ہے۔

کتاب میں بعض مقامات پر آیت کے الفاظ کی مختصر تفسیر بیان کی گئی ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ کی پہلی آیت کے متعلق آپ نے لکھا ہے:

قوله تعالى ﴿الم﴾ جماعة من العلماء يرون هذا من المتشابه الذي انفرد الله تعالى بعلمه وفسره آخرون فقالوا: هي حروف من اسماء الله تعالى۔ (۳۲)

کتاب میں بعض الفاظ کے معانی بیان کرنے کی بجائے ان کے مصداق کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے مثلاً سورہ بقرہ کی ایک آیت کے لفظ قریہ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔

﴿القرية﴾ بيت المقدس (۳۳)

یہاں قریہ کے لغوی معنی ذکر کرنے کی بجائے لفظ کی مراد کو واضح کیا گیا ہے۔

آیات کی تفسیر میں بعض مقامات پر نحوی مسائل بیان کیے مثلاً

﴿بغیا﴾ (۳۲) منصوب علی معنی مفعول له۔ (۳۵)

﴿شیخا﴾ (۳۶) منصوب علی الحال۔ (۳۷)

کسی لفظ کے معنی مخفی رہنے کا ایک سبب حذف ہوتا ہے ابن جوزی نے کتاب میں اکثر مقامات پر محذوف کی نشاندہی کی ہے مثلاً:

﴿یهدی للتی﴾ (۳۸) ای الی الخصال التی (۳۹)

﴿ضعف الحیاة﴾ (۴۰) ای ضعف عذاب الحیاة۔ (۴۱)

ابدال کی وجہ سے بھی الفاظ کی مراد کو سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے آپ نے ایسے مقامات میں بدل کی وضاحت کی ہے مثلاً

۱۔ ﴿صبغة الله﴾ (۴۲) ای دینه۔ (۴۳)

۲۔ ﴿لباس الجوع﴾ (۴۴) لما یظهر علیهم من اثر الجوع۔ (۴۵)

۳۔ ﴿یذکر الهتکم﴾ (۴۶) یعیب اصنامکم۔ (۴۷)

کتاب میں غریب الفاظ کی تفسیر کے دوران بلاغت کی ایک اور نوع تقدیم و تاخیر کی وضاحت بھی کی گئی ہے مثلاً ﴿عوجا و فیما﴾ (۴۸) مقدم و موخر، تقدیرہ انزل الكتاب فیما ای مستقیما ولم يجعل له عوجا، ای لم يجعل فيه اختلافاً۔ (۴۹)

قرآن مجید میں بعض آیات میں کوئی بات کنایہ یا تعریض میں بیان کی گئی ہوتی ہے۔ وہاں مراد الہی کو سمجھنے کے لیے ان کا جاننا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ابن جوزی نے کتاب میں ایسے الفاظ کی تفسیر میں اس کی وضاحت کر دی۔ مثلاً ﴿الحرث﴾ (۵۰) کنی بہ عن الجماع۔ (۵۱)

کنایہ کے بعد تعریض کی مشاج درج ذیل ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ.....﴾ (۵۲) کان رسول الله قد خطب زینب لزید فقالت: لا أرضاه، فقال قد رضیتہ لك، فأبت، فنزلت الاية۔ (۵۳)

اگرچہ آیت میں حضرت زینب اور حضرت زید کا نام نہیں لیا گیا لیکن اشارہ ان دونوں کی طرف ہے۔

ابن جوزی نے قرآن مجید کے غریب الفاظ کی تفسیر میں بعض مقامات پر متواتر اور غیر متواتر قراتوں سے استشہاد کیا ہے متواتر قراءات کی مثال درج ذیل ہے۔

﴿وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْقِرْدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ﴾ (۵۴)

ای جعل منهم القردة ومن عبد الطاغوت، وقرأ حمزة: ﴿وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ﴾ بفتح العين وضم الباء،

والمعنى: جعل منهم خدمة الطاغوت، وهي الاصنام۔ (۵۵)

قرآن مجید کی بعض آیات ایسی ہیں جن کی مراد اس وقت تک سمجھ میں نہیں آتی جب تک کہ اس واقعہ یا پس منظر کو نہ جان لیا

جائے جس میں وہ نازل ہوئیں۔ ابن جوزی نے اپنی اس کتاب تذکرۃ الاریب میں کئی مقامات پر آیات کی وضاحت میں ان کے سبب نزول کا ذکر کیا ہے مثلاً

﴿وَمَارِمِيتٌ﴾ (۵۶) أَخَذَ النَّبِيُّ كِفَا مِنْ حِصْيِ يَوْمِ بَدْرٍ، فَرَمَى فِي وَجْهِهِ الْقَوْمَ، فَاشْتَغَلُوا بِأَعْيُنِهِمْ، فَنَزَلَتِ الْآيَةُ - (۵۷)

یعنی اس آیت کی تفہیم کے لیے ضروری ہے کہ غزوہ بدر کے واقعات معلوم ہوں۔

قرآن مجید کی تفسیر میں جن امور کا جاننا ضروری ہے ان میں سے ایک ناخ و منسوخ ہے۔ آپ نے کتاب میں کئی مقامات پر منسوخ آیات کی نشاندہی کی ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ کی ایک آیت کے تحت آپ نے لکھا ہے:

”﴿وَأِنْ تَبَدُّوا مَا فِيهِ أَنْفُسِكُمْ﴾ (۵۸) وَذَلِكَ بِالْعَمَلِ وَالنُّطْقِ ﴿أَوْ تَخْفَوْهُ﴾ (۵۹) قِيلَ: أَنَّهُ مَنَسُوخٌ بِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (۶۰) وَقِيلَ: بَلْ مُحْكَمٌ“ (۶۱)

یہاں آپ نے ناخ اور منسوخ دونوں کا ذکر کر دیا اور یہ بھی بیان کر دیا کہ ایک قول کے مطابق یہ محکم ہے۔

مثال کے لیے ایک اور آیت درج ذیل ہے۔

”﴿يَعْلَبُونَ مَا تَبَيَّنَ﴾ (۶۲) لَفْظُهُ لَفْظُ الْخَبَرِ وَمَعْنَاهُ الْأَمْرُ وَالْمَعْنَى: يَقَاتِلُوا مَا تَبَيَّنَ، ثُمَّ نَسَخَ هَذَا بِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿الَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ﴾ (۶۳) فَفَرَضَ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يَثْبُتَ لِرَجُلَيْنِ، فَإِنْ زَادُوا جَازَ لَهُ الْفِرَارُ“ (۶۴)

پہلی آیت جس میں بیس مسلمانوں کی دو سو کفار سے لڑنے کی نسبت بیان کی گئی یعنی مسلمان اپنے سے دس گنا لشکر سے بھی لڑنے پر ثابت قدم رہیں پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی اور یہ اجازت دے دی گئی کہ وہ اپنے سے دو گنا کفار سے لڑنے پر ثابت قدم رہیں اس حال میں ان کو میدان جنگ سے فرار کی اجازت نہیں ہے۔

ابن جوزئی نے بقدر ضرورت کتاب میں فقہی مسائل بیان کیے ہیں تاکہ الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں مدد مل سکے لیکن وہاں بھی اختصار کو ملحوظ رکھا۔ غریب الفاظ کی تفسیر میں ایک جگہ آپ نے ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی آراء بیان کی ہیں۔ سورہ نور کی آیت ۳۳ کی وضاحت میں آپ نے لکھا ہے:

﴿وَلَيْسَتْ عَفْوَ﴾ اِی لِبَطْلِ الْعَفْوَ عَنِ الزَّوْنِ ﴿الْكَتْبِ﴾ الْمَكَاتِبِ ﴿فَكَاتِبُوهُمْ﴾ نَدْبٌ (وَالْحَبِيرِ) الْعَمَالِ ﴿وَاتَوْهُمْ﴾ خَطَابٌ لِلْسَادَةِ، أَمْرُوا أَنْ يُعْطُوا مَكَاتِبَهُمْ، قَالَ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَهُوَ رِبْعُ الْكِتَابَةِ، وَهُوَ وَاجِبٌ، وَكَذَلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ، وَقَالَ لَيْسَ بِمَقْدَرٍ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ: لَا يَجِبُ الْإِيتَاءُ - (۶۵)

اس آیت سے پہلے نکاح کی تاکید کی گئی ہے اور یہ فرمایا گیا ہے کہ اس ضمن میں جو لوگ مفلس ہوں گے اللہ انہیں غنی کر دے گا لیکن فی الحال جو لوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ وہ اس وقت تک اپنے آپ کو عفت و پاکدامنی پر قائم رکھیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے وسعت پیدا کر دے لیکن اگر کوئی غلام یا لونڈی مکاتبت کرنا چاہے تو کر دینی چاہیے بشرطیکہ ان میں خیر کا پہلو ہو۔ اس کے بعد دو ہمتندوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ غلاموں کی مکاتبت کے لیے مال دیں۔ یہ مال دینا واجب ہے یا نہیں یا کتنا مال دینا ہے۔ اس میں ابن جوزئی نے چاروں ائمہ کی آراء نقل کی ہیں ابن جوزئی نے سب سے پہلے امام احمد کی رائے

بیان کی کیونکہ آپ خود جنبلی تھے۔ امام احمد کے نزدیک مکاتبت میں جو طے ہو اس کا چوتھا حصہ دینا واجب ہے۔ اور امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے کہ مال دینا تو واجب ہے لیکن مال کی مقدار متعین نہیں ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی آراء نقل کی ہیں جن کے نزدیک مال دینا واجب نہیں ہے۔

ابن جوزئیؒ نے یہاں نہایت اختصار کے ساتھ چاروں ائمہ کی آراء بیان کر دیں لیکن ان کے مذہب کی تفصیل اور دلائل وغیرہ کو نقل نہیں کیا۔

۳: کتاب تذکرۃ الاریب کے محاسن

کتاب تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب کا جائزہ لینے سے اس کتاب کی درج ذیل خوبیاں اور خصوصیات سامنے آتی ہیں۔

۱۔ حسن ترتیب اور سلاست اسلوب:

ابن جوزئیؒ کی دیگر کتب کی طرح کتاب تذکرۃ الاریب میں بھی ترتیب کا حسن اور اسلوب کی سلاست پائی جاتی ہے۔ کتاب میں سورتوں کو اور ان کے تحت آیات کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اس ضمن میں تمام آیات کی بجائے صرف مخصوص غریب الفاظ کا تفسیر کے لیے انتخاب کیا گیا مثلاً کتاب کا آغاز سورہ بقرہ سے ہوتا ہے اس کے تحت آپ نے غریب الفاظ اور ان کی تفسیر کو اس ترتیب سے بیان کیا ہے۔

فمن سورة البقرة:

قوله تعالى ﴿الم﴾ (۶۶) جماعة من العلماء يرون هذا من المتشابه الذي انفرد الله تعالى بعلمه وفسره

آخرون فقالوا: هي حروف من اسماء الله تعالى

والرب ﴿لا ريب فيه﴾ (۶۷) الشك

والمرض ﴿في قلوبهم مرض﴾ (۶۸) الشك

قوله تعالى ﴿إلى شيطانهم﴾ (۶۹) رؤوسهم في الكفر۔ (۷۰)

یہ کتاب میں بیان کیے گئے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات کے الفاظ ہیں۔ پہلی دو آیات کے الفاظ بیان کرنے کے بعد دسویں اور اسکے بعد چودھویں آیت کے غریب الفاظ تفسیر کے لیے منتخب کیے گئے سورہ الناس تک اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن بعض مقامات پر ایک ہی آیت کے ایک سے زیادہ الفاظ کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

تفسیر بیان کرتے ہوئے آپ نے سادہ زبان استعمال کی ہے اور غریب الفاظ کی تفسیر میں ایسے الفاظ کا انتخاب نہیں کیا جو خود غریب ہوں اور نہ کتاب میں کسی جگہ ایسی تراکیب بیان کیں جن کو سمجھنے میں دقت کا سامنا کرنا پڑے۔

۲۔ جامعیت و اختصار:

تذکرۃ الاریب مختصر مگر اپنے موضوع پر جامع ترین کتاب ہے۔ قرآن مجید کے غریب الفاظ کی تفسیر میں بقدر ضرورت نحوی،

بلاغی، مباحث کے علاوہ قراءات، اسباب نزول، نسخ و منسوخ اور فقہی مسائل کو بیان کیا ہے۔ کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مذکورہ تمام انواع کی جامع ہونے کے باوجود کتاب مختصر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن جوزی نے انتہائی مہارت سے ان تمام مباحث کے بیان میں ایجاز کی خوبی کو برقرار رکھا اور اس ضمن میں علماء کے اختلاف و دلائل سے حتی المقدور تعارض نہیں کیا اس کے باوجود کتاب میں ابہام نہیں پایا جاتا ہے۔ یہاں اس کی تین مثالیں درج ذیل ہیں۔

پہلی مثال:

کتاب میں جہاں کہیں کسی آیت کا سبب نزول بیان کیا گیا ہے وہاں اختلافی روایات کو نقل نہیں کیا گیا بلکہ پوری آیت لکھنے کی بجائے اتنے الفاظ کو منتخب کیا گیا جن سے ضرورت پوری ہو جائے باقی جس کو تفصیل دیکھنی ہو وہ ابن جوزی کی تالیف کردہ قرآن مجید کی مفصل تفسیر زاد المسیر کی طرف رجوع کر سکتا ہے کتاب سے ایک آیت اور اس کا سبب نزول درج ذیل ہے۔ جس سے آپ کے اس منج کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ آپ نے تذکرۃ الاریب میں لکھا ہے:

﴿وَمَا رَمَيْتُ﴾ (۷۱) اخذ النبي كفا من حصي يوم بدر فرمى في وجوه القوم، فاشتغلوا باعينهم، فنزلت الآية۔ (۷۲)

یہاں آپ نے دو سطروں میں آیت کے الفاظ کی وضاحت فرمادی جبکہ ابن جوزی نے اپنی تفسیر زاد المسیر میں اسی آیت کے سبب نزول سے متعلق تین روایات نقل کی ہیں۔ (۷۳) لیکن تذکرہ الاریب جو حقیقت میں ایک مختصر تفسیر ہے اس میں ایک ہی روایت نقل کرنے پر اکتفا کیا۔

دوسری مثال:

کتاب تذکرہ الاریب میں ایک آیت کے بارے میں آپ نے دو اقوال نقل کیے ہیں ایک یہ کہ وہ منسوخ ہے اور دوسرا یہ کہ وہ حکم ہے لکھتے ہیں:

﴿وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ﴾ (۷۴) وذلك بالعمل والنطق ﴿أَوْ تُخْفَوُوهُ﴾ (۷۵) قيل انه منسوخ بقوله تعالى، ﴿لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (۷۶) وقيل بل محكم۔ (۷۷)

تفسیر زاد المسیر میں بھی اس آیت کی تفسیر میں دو ہی اقوال نقل کیے گئے ہیں لیکن وہاں یہ کافی تفصیل سے بیان ہوئے

ہیں۔ (۷۸)

زاد المسیر میں اس آیت کی تفسیر کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کس طرح آپ نے تذکرۃ الاریب کی جامعیت کو بھی برقرار رکھا اور اختصار کی خوبی بھی قائم رہی۔

تیسری مثال:

ابن جوزی نے اس کتاب میں جہاں کہیں قراءات کا ذکر کیا ہے وہاں زیادہ سے زیادہ دو قراءات کو بیان کیا ہے مثلاً سورہ

ماندہ کی آیت کے الفاظ ﴿عَبَدَ الطَّاعُونَ﴾ (۷۹) میں صرف حمزہ کی قراءت بیان کی ہے۔ (۸۰) جبکہ زاد المسیر میں آپ نے آیت ﴿عَبَدَ الطَّاعُونَ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس میں بیس قراءتیں ہیں اس کے بعد آپ نے ان کی تفصیل نقل کی ہے۔ (۸۱)

کتاب تذکرہ الاریب کے دیگر مباحث میں بھی اختصار کا یہی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ کتاب کی جامعیت اور اختصار کا یہی حسن اس کو اس موضوع پر لکھی گئی دیگر کتب سے ممتاز کرتا ہے۔

۳۔ اہم ماخذ و مصادر سے استفادہ:

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے اس ضمن میں تذکرہ الاریب میں اگرچہ کم روایات ملتی ہیں تاہم ان میں سے بھی اکثر صحاح ستہ میں سے ہیں اور کچھ ابن جریرؒ کی تفسیر سے نقل کی گئی ہیں۔ (۸۲)

غریب القرآن کے موضوع پر آپ نے بنیادی ماخذوں سے استفادہ کیا ہے۔ خاص طور پر ابو عبیدہ کی مجاز القرآن، ابن قتیبہ کی تفسیر غریب القرآن، فراء کی معانی القرآن اور زجاج کی معانی القرآن و اعرابہ وغیرہ۔ مذکورہ کتب اس موضوع پر اہمات کتب کا درجہ رکھتی ہیں اپنے موضوع اور افادیت کے لحاظ سے اس قدر اہم اور جامع ہیں کہ ان کے بعد جس کسی نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا وہ ان سے استفادہ کیے بغیر نہ رہ سکا۔ اس کے علاوہ مفسرین نے اپنی کتب تفسیر میں بھی ان کتب سے استفادہ کیا ہے۔ اس اعتبار سے تذکرۃ الاریب کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس میں سابقہ اہم کتب کے فوائد کو جمع کر دیا گیا ہے۔

۴۔ اثرات:

کتاب تذکرہ الاریب فی تفسیر الغریب، فن غریب قرآن پر ایسی کتاب ہے جس کی اہمیت اور جامعیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کتاب کے بعد اس موضوع پر لکھی جانے والی اکثر کتب میں اس کتاب کے حوالے نہیں ملتے۔ جیسے ابو حیان اندلسی کی تحفۃ الاریب فی تفسیر الغریب اور محمد بن اسماعیل امیر صنعانی کی تفسیر غریب القرآن وغیرہ بعد میں لکھی جانے والی کتب کے مؤلفین نے بھی زیادہ تر ابو عبیدہ، فراء، ابن قتیبہ اور خاص طور پر امام راغب اصفہانی کی کتاب مفردات فی غریب القرآن سے استفادہ کیا ہے۔ تذکرۃ الاریب کا بعد کی کتب میں حوالہ نہ ملنے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے پہلی یہ ہے کہ ممکن ہے یہ کتاب بعد میں لکھنے والوں کی نظروں سے اوجھل رہی ہو۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کتاب اپنی تمام تر اہمیت کے باوجود ابن جوزیؒ کی تفسیر زاد المسیر کے منظر عام پر آنے کی وجہ سے سامنے نہیں آسکی۔ چونکہ زاد المسیر میں یہ ساری کتاب جمع ہے بلکہ وہاں خاصی تفصیل کے ساتھ ایسے الفاظ کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ اس لیے ابن جوزیؒ کے بعد کے مؤلفین کی توجہ تذکرۃ الاریب کی بجائے زاد المسیر پر خصوصیت کے ساتھ مرکوز رہی کیونکہ زاد المسیر اور تذکرہ الاریب کا آپس میں کل اور جزء کا تعلق ہے۔

۵۔ جدت طرازی

کتاب تذکرۃ الاریب کا نمایاں اور جدید پہلو یہ ہے کہ اس موضوع پر پہلی مرتبہ ایسی کتاب تالیف کی گئی جس میں تقریباً ۴۵۰۰ غریب الفاظ کی وضاحت کی گئی اور جس میں جامعیت کے ساتھ ساتھ اختصار کی خوبی بھی پائی جاتی ہے۔ کتاب کا مجموعی طور پر جائزہ لینے سے اس دعویٰ کی صداقت کا یقین ہو جاتا ہے جس کا اظہار ابن جوزی نے کتاب کے مقدمہ میں کیا:

”وهذا الكتاب يتميز عن كل كتاب يصنف في الغريب، لأن تلك تشتمل على غريب اللفظ فقط، وهذا على غريب اللفظ والمعنى وقد حوى ما صح من المنسوخ، إلى غير ذلك من الفوائد التي لم تحتج في مثله، مع المبالغة في الاختصار“ (۸۳)

اس کتاب میں غریب الفاظ سے بحث کرنے کے ساتھ ان کی تفسیر بھی بیان کی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب میں اختصار کے ساتھ جتنے فوائد جمع کر دیے گئے اس طرز پر لکھی گئی سابقہ کتب میں وہ نہیں پائے جاتے خاص طور پر آیات کے اسباب نزول، منسوخ آیات کی نشاندہی اور فقہی مسائل کے بیان وغیرہ کا اہتمام اسی کتاب کی امتیازی خصوصیت ہے۔

تذکرۃ الاریب اور مجاز القرآن کا موازنہ:

کتاب ”مجاز القرآن“ میں ابو عبیدہ کا منہج و اسلوب:

مجاز القرآن ابو عبیدہ کی مشہور تالیف ہے۔ جس سے مفسرین و محدثین نے خوب استفادہ کیا ہے اور اپنی کتب میں اس کے حوالے نقل کیے ہیں۔

۱۔ کتاب مجاز القرآن کے آغاز میں قرآن مجید، سورت اور آیت کی وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے اس کے بعد اختصار کے ساتھ قرآن مجید کے بلاغی پہلوؤں کا تذکرہ کر کے بسم اللہ سے قرآن مجید کے الفاظ کے معانی بیان کرنے کا آغاز کیا ہے جس کا اختتام سورہ الناس کے بیان سے ہوتا ہے۔

۲۔ کتاب میں مجموعی طور پر مجاز کو اس کے بلاغی معنی میں استعمال کرنے کی بجائے معانی قرآن کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے کتاب میں اکثر مقامات پر الفاظ قرآنی کی وضاحت میں لفظ مجاز کے علاوہ ”ای“ یعنی مفہوم اور ”معناہ“ وغیرہ استعمال ہوئے ہیں یہاں کتاب سے اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔

”محاز تفسیرہ ما فی سورة (الحمد) وهی (ام الكتاب) لانه یبدأ بکتابتها فی المصاحف قبل سائر القرآن، ویبدأ بقراءتها قبل کل سورة فی الصلاة“ (۸۴)

﴿الرَّحْمَنُ﴾ محازہ ذو الرحمۃ ﴿الرَّحِيمُ﴾ محازہ الراحم (۸۵) ﴿لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَكَ آيَةً﴾ (۸۶)

ای علاقیہ و محازہ خلیفک: بعدک (۸۷) ﴿ذَلِكَ الْكِتَابُ﴾ (۸۸) معناه: هذا القرآن (۸۹) ﴿فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ﴾ (۹۰) ای شک و نفاق (۹۱) ﴿لَا رَيْبَ فِيهِ رَيْبَ فِيهِ﴾ (۹۲) لا شک فیہ“ (۹۳)

یعنی کتاب میں کبھی لفظ مجاز کہیں ای اور کسی جگہ معناه ذکر کے قرآنی الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے اور کہیں ان تینوں کے ذکر

کے بغیر معانی بیان کر دیے گئے ہیں۔

۳۔ الفاظ قرآن کی وضاحت میں آپ نے لغوی و نحوی مباحث کو بھی بیان کیا۔ مثلاً ﴿وَلَا تَعْتُوا﴾ (۹۴) ای لا تفسدوا من عثیت تعثی عثوا، و عثا یعثو عثوا و هو اشد الفساد۔ (۹۵) ﴿وَقُولُوا حِطَّةً﴾ (۹۶) رفع، وھی مصدر من حطّ عناذنوبنا، و تقدیرہ مدّة من مددت، حکایة؛ ای قولوا هذا الكلام فلذلك رفع۔ (۹۷) ﴿بَلْ مَلَأَ إِبْرَاهِيمَ﴾ (۹۸) انتصب، لان فيه ضمير فعل، كان محازہ بل اتبعوا ملة ابراهيم، امر: عليكم ملة ابراهيم۔ (۹۹)

۴۔ کتاب میں بلاغت کی مختلف انواع کو بھی بیان کیا گیا ہے یہاں کتاب سے چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

تقدیم و تاخیر: کتاب میں کئی جگہ تقدیم و تاخیر کی نشاندہی کی گئی ہے یہاں دو مثالیں درج ذیل ہیں۔

﴿يُرِيهِمْ يَعْدِلُونَ﴾ (۱۰۰) مقدم و مؤخر، محازہ يعدلون برهم۔ (۱۰۱)

۵۔ حذف: قرآن مجید کے ایسے کئی مقامات ہیں جہاں حذف پایا جاتا ہے معانی کی وضاحت میں محذوف کا جاننا بھی ضروری ہوتا ہے تاکہ اللہ کی مراد کو صحیح معنوں میں جانا جاسکے۔ مذکورہ کتاب میں قرآن مجید کے ایسے کئی مقامات کی وضاحت کی گئی ہے مثلاً

﴿وَأَشْرَبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ﴾ (۱۰۲) سقوه حتى غلب عليهم؛ محازہ محاز المختصر؛ اشربوا في قلوبهم العجل: حب العجل، وفي القرآن ﴿وَسُئِلَ الْقَرْيَةَ﴾ (۱۰۳) محازہا: اهل القرية۔ (۱۰۴)

یہاں سورہ بقرہ کی آیت کی وضاحت کرتے ہوئے ایک اور روایت بھی بطور استدلال بیان کر دی تاکہ قرآن مجید کے اسلوب کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

کنایہ: کتاب میں بعض مقامات پر آیات میں کنایہ کی نشاندہی بھی کی گئی ہے آپ نے اس بارے میں لکھا ہے:

”ومن مجاز ما جاء من الكنايات في مواضع الاسماء بدلا منها قال:

﴿إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدًا سَجِيرًا﴾ (۱۰۵) فمعنى (ما) معنى الاسم، محازہ ان صنعهم كيد ساحر“ (۱۰۶)

۶۔ کتاب مجاز القرآن میں اکثر مقامات پر الفاظ قرآن کی وضاحت میں اشعار سے استشہاد کیا گیا مثلاً سورہ بقرہ کی دوسری آیت کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔

﴿لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ لا شك فيه، وانشدنی ابو عمرو الهذلي لساعدة بن جوية الهذلي:

فقالوا تركنا الحي قد حصرو به

فلا ريب فيه أن قد كان ثم لحيم

ای قتيل، يقال: فلان قد لحم، ای قتل، وحصرو به، ای اطافوا به، لا ريب: لا شك۔ (۱۰۷)

۷۔ کتاب میں بعض مقامات پر قرآن مجید کے الفاظ کے معانی کے بیان میں قراءات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے مثلاً

﴿رَبَّنَا بَعْدَ بَيْنِ أَسْفَارِنَا﴾ (۱۰۸) محازہ محاز الدعاء و قرأه قوم ﴿رَبَّنَا بَعْدَ بَيْنِ أَسْفَارِنَا﴾ (۱۰۹)

تذکرۃ الاریب اور مجاز القرآن کے مشترک پہلو:

دونوں کتابوں میں کئی مشترک پہلو ہیں دونوں کتابوں میں قرآن مجید کے الفاظ کے معانی کی وضاحت کی گئی ہے۔ وضاحت کے دوران دونوں میں نحوی تراکیب اور بلاغی مباحث کے بیان کا اہتمام کیا گیا ہے مزید یہ کہ دونوں کی ترتیب ایک جیسی ہے یعنی الفاظ کو حروف تہجی کے مطابق بیان کرنے کی بجائے سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھ کر ان کے تحت منتخب آیات کے مخصوص الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے دونوں کتابوں میں نہ صرف بہت سے الفاظ مشترک ہیں بلکہ اکثر کے معانی بھی ایک جیسے بیان کیے گئے ہیں۔

مجاز القرآن کی امتیازی خصوصیات:

مجاز القرآن اس موضوع پر اپنی طرز کی پہلی تالیف ہے یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے تالیف کیے جانے کے بعد لغویین مفسرین اور محدثین نے اس سے خوب استفادہ کیا۔ یہاں تک کہ ابن جوزی نے اپنی کتاب تذکرۃ الاریب میں اس کتاب سے کافی مدد لی جبکہ تذکرۃ الاریب اس فن پر پہلی کتاب نہیں بلکہ تذکرۃ الاریب لکھتے وقت ابن جوزی کے سامنے مجاز القرآن کے علاوہ دیگر بہت سی کتب موجود تھیں جبکہ مجاز القرآن کو اس فن پر پہلی کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے۔

مجاز القرآن کی دوسری امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ پوری کتاب میں جگہ جگہ الفاظ قرآنی کی وضاحت میں اشعار عرب سے استشہاد کیا گیا ہے جبکہ تذکرۃ الاریب میں اشعار کو بطور استدلال بیان نہیں کیا گیا۔

مجاز القرآن کے آغاز میں قرآن مجید سے متعلق مفید معلومات کا بیان ہے جیسے قرآن مجید میں غیر عربی لغات کا استعمال وغیرہ جبکہ تذکرۃ الاریب کے مقدمہ میں صرف کتاب سے متعلق مختصر معلومات ہیں۔

تذکرۃ الاریب کی امتیازی خصوصیات:

کتاب تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب میں عنوان کے مطابق بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب قرآن مجید کی مختصر تفسیر ہے جس میں غریب الفاظ کے معانی کی وضاحت کی گئی ہے یعنی کتاب اپنے عنوان کے عین مطابق ہے۔

کتاب تذکرۃ الاریب مجاز القرآن کی نسبت کافی مفصل کتاب ہے اس کتاب میں ابن جوزی نے تقریباً ۴۵۰۰ غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے۔

تذکرۃ الاریب نحوی اور بلاغی مباحث کے علاوہ کئی ایسی انواع کو جامع ہے جو کتاب مجاز القرآن میں نہیں پائی جاتیں مثلاً اسباب نزول، نسخ و منسوخ اور فقہی مباحث وغیرہ مذکورہ مباحث کو بقدر ضرورت مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے جن سے الفاظ قرآنی کے معانی کی وضاحت ہو سکے۔

تذکرۃ الاریب میں الفاظ کے معانی کی وضاحت میں مختلف قراءتوں سے استشہاد کرنے کا مجاز القرآن کی نسبت زیادہ

اہتمام کیا گیا ہے اور اکثر مختلف قراءتوں کو ان کے قراء کی طرف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے۔

تذکرۃ الاریب کی تالیف کے دوران ابن جوزئی کے سامنے مجاز القرآن سمیت اس موضوع پر کئی جامع کتب موجود تھیں جیسے فراء کی معانی القرآن، ابن قتیبہ کی تاویل مشکل القرآن اور تفسیر غریب القرآن اور زجاج کی معانی القرآن و اعرابہ وغیرہ اس لیے آپ نے ان کتب سے خوب استفادہ کر کے اپنی کتاب میں ایسے نوآند جمع کر دیے جو مجاز القرآن میں نہیں پائے جاتے۔

تذکرۃ الاریب اور تفسیر المشکل من غریب القرآن کا موازنہ:

۱۔ تفسیر المشکل من غریب القرآن کا منہج و اسلوب:

یہ کتاب مکی بن ابی طالب قیس م ۴۳۷ھ (۱۱۰) کی تالیف ہے۔

آپ قیروان کے رہنے والے تھے لیکن اندلس منتقل ہو گئے اور قرطبہ کو اپنا مسکن بنایا آپ کو علوم قراءات اور عربی زبان میں مہارت حاصل تھی۔ فہم و اخلاق کی خوبی کے ساتھ ساتھ آپ نہایت دیندار اور دانشمند تھے۔ علم قرآن میں آپ نے بہت سی کتب تالیف کیں۔ (۱۱۱)

آپ کی مشہور کتب میں الابانہ عن معانی القراءات، الکشف عن وجہ القراءات السبع، الایضاح لناخ القرآن و منسوخہ اور تفسیر المشکل من غریب القرآن وغیرہ شامل ہیں۔

امام مکی نے کتاب میں قرآن مجید کے غریب الفاظ کی تفسیر میں ابن قتیبہ کی طرح سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے قرآن مجید کے مخصوص الفاظ کا انتخاب کیا۔

۱۔ کتاب کے شروع میں مختصر مقدمہ ہے جس میں آپ نے حمد و ثناء کے بعد کتاب کے متعلق یہ صراحت کی ہے اس میں اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ (۱۱۲)

۲۔ مقدمہ کے بعد سورہ فاتحہ سے لے کر الناس تک منتخب الفاظ کی مختصر وضاحت کی ہے کتاب میں کم مقامات ایسے ہیں جہاں کسی لفظ کی وضاحت دو یا تین سطروں میں کی گئی ہو۔ کہیں الفاظ کے معانی اور کہیں صرف الفاظ کے مصداق کی نشاندہی کی گئی ہے۔

مثلاً سورہ فاتحہ کی تفسیر میں آپ نے لکھا ہے:

﴿يَوْمَ الدِّينِ﴾ (۱۱۳): يوم الدين

﴿الصِّرَاطِ﴾ (۱۱۴): الطريق، وهو دين الاسلام

﴿الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ (۱۱۵) اليهود

﴿الصَّالِحِينَ﴾ (۱۱۶): النصارى (۱۱۷)

کتاب میں غریب الفاظ کی وضاحت میں کہیں ماخذ اشتقاق اور نحوی مسائل کا بھی بیان ہے مثلاً

﴿ومن الحاطثین﴾ (۱۱۸) يقال: يخطئ يخطأ خطأ: اذا تعمد الذنب، وهو خاطئ، واحطأ يخطئ: إذا غلط ولم يتعمد والاسم منه الخطأ۔ (۱۱۹)
 ﴿وَقَوْلُهَا﴾ (۱۲۰) بالفتح: الحطب، وبالضم: التوقد (۱۲۱)
 ﴿وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا﴾ (۱۲۲) قيل: ما قتلوه بمعنى ما حققوا العلم به يقينا نعت لمصدر محذوف، تقديره: ما حققوه تحقيقاً يقيناً۔ (۱۲۳)

۳۔ کتاب میں بعض مقامات پر غریب الفاظ کے معانی بیان کرنے میں اختلافی اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں مثلاً سورہ ابراہیم کے تحت آپ نے لکھا ہے:
 ﴿فَرُدُّوْاْ اَيْدِيْهِمْ فِىْٓ اَفْوَاهِهِمْ﴾ (۱۲۳) ای لبعضو علیہا حنقا و غیظا، وقیل معناه كفروا بما امروا به وقیل: جعلوا ایدیہم علی افواہہم یشیرون بذلك إلی تسکیت الرسل۔ (۱۲۵)
 مذکورہ بالا آیت کی وضاحت میں کوئی اقوال نقل کر دیے گئے لیکن ان اقوال کو ان کے قائلین کی طرف سے منسوب نہیں کیا گیا۔

۴۔ امام مکی بن ابی طالب کو قراءات میں خصوصی مہارت حاصل تھی کتاب میں کئی مقامات پر آپ نے معانی کی وضاحت میں قراءات کا تذکرہ کیا ہے۔ مثلاً
 ﴿نَنْشِزُهَا﴾ (۱۲۶) بالراء نحبیہا، ومن قراء بالزاء: فمعناه: کیف نحرک بعضها إلی بعض و نزعہ۔ (۱۲۷)

۵۔ غریب الفاظ کے معانی کے بیان کے دوران کتاب میں کہیں کہیں آیات کے اسباب نزول کو بھی بیان کیا گیا ہے مثلاً
 ﴿وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ﴾ (۱۲۸) ای عن محمد ﴿وَيَنْتَوْنَ عَنْهُ﴾ (۱۲۹) ای یبعدون عنہ، یعنی ابا طالب عم النبیؐ کان یمنع من أذى النبیؐ و یمنع من الایمان بہ۔ (۱۳۰)
 مجموعی طور پر کتاب میں ایسے مقامات بہت کم ہیں جہاں آیات کے سبب نزول کو نقل کیا گیا ہو۔
 کتاب کی تالیف کے دوران اس موضوع پر لکھی گئی اہم کتابوں یعنی ابو عبیدہ کی مجاز القرآن فرائی کی معانی القرآن وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

تذکرۃ الاریب اور تفسیر المشکل من غریب القرآن کے مشترک اور امتیازی پہلو:

دونوں کتابوں کا منہج و اسلوب تقریباً ایک جیسا ہے یعنی دونوں میں سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور صرف منتخب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ وضاحت میں غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کیا گیا ہے۔ بقدر ضرورت اسباب نزول اور مختلف قراءات بھی بیان کی گئیں دونوں میں اس موضوع کی اہم اور معروف کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

تفسیر مشکل من غریب القرآن میں سوائے اختصار کے کوئی امتیازی خصوصیت نہیں پائی جاتی تاہم تذکرۃ الاریب میں بہت سی ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو تفسیر مشکل من غریب القرآن میں موجود نہیں۔ یہاں تذکرۃ الاریب کی امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- ۱- تذکرۃ الاریب میں قرآن مجید کے بہت سے ایسے الفاظ کو معانی کی وضاحت کے لیے منتخب کیا گیا ہے جن کا ذکر تفسیر المشکل میں نہیں ہے کیونکہ تذکرۃ الاریب میں قرآن مجید کے غریب الفاظ کے انتخاب میں اختصار نہیں برتا گیا اور تقریباً ۴۵۰۰ الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے تاہم الفاظ قرآنی کی تفسیر کا انداز دونوں کتابوں میں تقریباً ایک جیسا ہے۔
 - ۲- تذکرۃ الاریب میں تفسیر المشکل کی نسبت اکثر مقامات پر اقوال کو ان کے قائلین کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔
 - ۳- تذکرۃ الاریب میں قراءات اور اسباب نزول کے بیان کا اہتمام بھی نسبتاً زیادہ ہے اور کئی مقامات پر قراءات کو قرآنی طرف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے۔
 - ۴- تذکرۃ الاریب میں منسوخ آیات کی نشاندہی کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ تفسیر المشکل میں منسوخ آیات کی وضاحت نہیں کی گئی۔
 - ۵- تذکرۃ الاریب میں بقدر ضرورت فقہی مسائل کو مختلف ائمہ جیسے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی آراء کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے تاہم فقہی مسائل کے بیان میں تفصیلات نقل کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے۔
 - ۶- تذکرۃ الاریب میں بقدر ضرورت احادیث صحابہ کے اقوال اور اس موضوع کی کئی اہم کتب کے مؤلفین کے اقوال کے بیان کا تفسیر المشکل کی نسبت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔
 - ۷- تذکرۃ الاریب میں بلاغت کی مختلف انواع کو بیان کیا گیا ہے جبکہ یہ اہتمام تفسیر المشکل میں نہیں پایا جاتا۔
- مختصر یہ کہ تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب کتاب تفسیر المشکل من غریب القرآن کی نسبت زیادہ جامع اور مفصل ہے اور اس میں ایسے فوائد اور خوبیاں پائی جاتی ہیں جو تفسیر المشکل میں نہیں پائی جاتیں۔
- ابن جوزی کی کتاب تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب اپنے موضوع پر انتہائی اہم اور مفید کتاب ہے اس کتاب کی تیاری میں اس فن کی اہم اور مستند ترین کتب جیسے ابو عبید کی مجاز القرآن، فراء کی معانی القرآن اور ابن قتیبہ کی تفسیر غریب القرآن سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ کتاب میں قرآن مجید کے تقریباً ۴۵۰۰ الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ تذکرۃ الاریب مختصر مگر اپنے مجموع پر جامع ترین کتاب ہے۔ قرآن مجید کے غریب الفاظ کی تفسیر میں بقدر ضرورت لغوی، نحوی اور بلاغی مباحث کے علاوہ قراءات، اسباب نزول، نسخ و منسوخ اور فقہی مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ ان مباحث کے بیان میں غیر ضروری طوالت اور علماء کے اختلافی اقوال و دلائل سے احتراز برتا گیا ہے۔ تذکرۃ الاریب کا اس موضوع کی دیگر کتب سے تقابل کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تذکرۃ الاریب میں اختصار کے ساتھ جتنے فوائد جمع کر دیے گئے ہیں اس طرز پر لکھی گئی سابقہ کتب میں وہ نہیں پائے جاتے خاص طور پر آیات کے اسباب نزول، منسوخ آیات کی نشاندہی اور فقہی مسائل کے بیان وغیرہ کا اہتمام اس کتاب کی امتیازی خصوصیت ہے۔

حواشی وحوالہ جات

- ۱- ابن جوزی رحمہ اللہ بغداد کے نامور عالم دین تھے، ۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے، اور ۵۹۷ھ میں وفات پائی، آپ ساری زندگی علم و دین میں مشغول رہے، اور اپنے لازوال علمی کارناموں کی بدولت آج بھی مفسر، محدث، مورخ اور باکمال واعظ کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ (ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، لاہور مکتبہ قدوسیہ، ۱۹۸۴ء، ۱۳/۲۸: زرکلی، الاعلام، بیروت، دارالعلم، ۱۹۷۹ء، ۳/۳۱۶)
- ۲- خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، المدینۃ المنورہ، المکتبۃ السلفیہ، س ن، ۱۳۹/۱۴-۱۵۵؛
داؤدی، شمس الدین، طبقات المفسرین، بیروت لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۶ء، ص ۵۳۶، ۵۳۵
- ۳- النساء: ۲۱
- ۴- ابن جوزی، تذکرۃ الاریب، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۴ء، ص ۶۱
- ۵- فراء، معانی القرآن، دارالکتب المصریہ، ۱۹۵۵ء، ۲۵۹/۱
- ۶- الادندوی، طبقات المفسرین، المدینۃ المنورہ، مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۹۹۷ء، ص ۵۱۸
- ۷- ایضاً، ۵۱۸، ۵۱۹
- ۸- الادندوی، طبقات المفسرین، ص ۳۱
- ۹- السبا: ۳۴، ۳۳
- ۱۰- ایضاً
- ۱۱- تذکرۃ الاریب، ص ۳۰۸
- ۱۲- ابو عبیدہ، مجاز القرآن، بیروت، مؤسسۃ الرسالہ، ۱۹۸۱ء، ۲/۱۲۸
- ۱۳- ماخوذ، داؤدی، طبقات المفسرین، ص ۱۳۴، ۱۳۵
- ۱۴- المؤمنین: ۲۳، ۱۳
- ۱۵- تذکرۃ الاریب، ص ۲۲۸
- ۱۶- انفس، معانی القرآن، بیروت، عالم الکتب، ۲۰۰۳ء، ص ۵۴۳
- ۱۷- البقرۃ: ۲، ۱۳۰
- ۱۸- طبقات المفسرین، ص ۱۷۵
- ۱۹- تذکرۃ الاریب، ص ۲۳
- ۲۰- ابن قتیبہ، تفسیر غریب القرآن، پشاور، مکتبۃ توحید و سنہ، ۱۹۷۸ء، ص ۶۴
- ۲۱- البقرۃ: ۲، ۱۳۸
- ۲۲- تذکرۃ الاریب، ص ۲۳
- ۲۳- تفسیر غریب القرآن، ص ۶۴
- ۲۴- ابن قتیبہ، تاویل مشکل القرآن، المکتبۃ العلمیہ، س ن، ص ۱۳۹
- ۲۵- طبقات المفسرین، ص ۱۳، ۱۵
- ۲۶- آل عمران: ۳، ۱۰۴
- ۲۷- تذکرۃ الاریب، ص ۲۸
- ۲۸- زجاج، معانی القرآن و اعرابہ، مطبوعہ دارالکتب المصریہ، ۱۹۵۵ء، ۱/۳۸۰
- ۲۹- تذکرۃ الاریب، ص ۱۳
- ۳۰- ایضاً
- ۳۱- ایضاً
- ۳۲- ایضاً، ص ۱۴
- ۳۳- ایضاً، ص ۱۷
- ۳۴- البقرۃ: ۲، ۲۱۳
- ۳۵- تذکرۃ الاریب، ص ۳۱
- ۳۶- ہود: ۱۱، ۷

- ۳۷- تذکرۃ الاریب، ص ۱۶۴
- ۳۹- تذکرۃ الاریب، ص ۲۰۲
- ۴۱- تذکرۃ الاریب، ص ۲۰۷
- ۴۳- تذکرۃ الاریب، ص ۲۳
- ۴۵- تذکرۃ الاریب، ص ۲۰۰۳
- ۴۷- تذکرۃ الاریب، ص ۲۳۷
- ۴۹- تذکرۃ الاریب، ص ۲۱۰
- ۵۱- تذکرۃ الاریب، ص ۳۳
- ۵۳- تذکرۃ الاریب، ص ۳۰۱
- ۵۵- تذکرۃ الاریب، ص ۸۴
- ۵۷- تذکرۃ الاریب، ص ۱۲۶
- ۵۹- ایضاً
- ۶۱- تذکرۃ الاریب، ص ۴۱
- ۶۳- الانفال: ۸: ۶۶
- ۶۵- تذکرۃ الاریب، ص ۲۵۷
- ۶۷- البقرۃ: ۲: ۲
- ۶۹- البقرۃ: ۲: ۱۴
- ۷۱- الانفال: ۸: ۱۷
- ۷۳- ابن جوزی، زاد المسیر، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ء، ۱۹۵/۲
- ۷۴- البقرۃ: ۲: ۲۸۴
- ۷۶- البقرۃ: ۲: ۲۸۶
- ۷۸- زاد المسیر، ۲۵۴، ۲۵۳
- ۸۰- تذکرۃ الاریب، ص ۸۴
- ۸۲- تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرۃ الاریب، ص ۵۴، ۸۹، ۹۶، ۱۲۳، ۳۰۷
- ۸۳- تذکرۃ الاریب، ص ۱۳
- ۸۵- ایضاً
- ۸۷- مجاز القرآن، ۲۸۱/۱
- ۸۹- مجاز القرآن، ۲۸۱/۱
- ۹۱- مجاز القرآن، ۳۲۱/۱
- ۳۸- بنی اسرائیل: ۱۷: ۹
- ۴۰- بنی اسرائیل: ۱۷: ۷۵
- ۴۲- البقرۃ: ۲: ۱۳۸
- ۴۴- النحل: ۱۶: ۱۱۲
- ۴۶- الانبیاء: ۲۱: ۳۶
- ۴۸- الکہف: ۱۸: ۲۱
- ۵۰- البقرۃ: ۲: ۲۲۳
- ۵۲- الاحزاب: ۳۳: ۳۶
- ۵۴- المائدۃ: ۵: ۶۰
- ۵۶- الانفال: ۸: ۱۷
- ۵۸- البقرۃ: ۲: ۲۸۴
- ۶۰- البقرۃ: ۲: ۲۸۶
- ۶۲- الانفال: ۸: ۶۵
- ۶۴- تذکرۃ الاریب، ص ۱۳۲
- ۶۶- البقرۃ: ۲: ۱
- ۶۸- البقرۃ: ۲: ۱۰
- ۷۰- تذکرۃ الاریب، ص ۱۴
- ۷۲- تذکرۃ الاریب، ص ۱۲۶
- ۷۴- ایضاً
- ۷۷- تذکرۃ الاریب، ص ۴۱
- ۷۹- المائدۃ: ۵: ۶۰
- ۸۱- زاد المسیر، ۵۶۳، ۵۶۲
- ۸۴- مجاز القرآن، ۲۰۱/۱
- ۸۶- یونس: ۱۰: ۹۲
- ۸۸- البقرۃ: ۲: ۲
- ۹۰- البقرۃ: ۲: ۱۰
- ۹۲- البقرۃ: ۲: ۲

- ٩٣- مجاز القرآن، ٢٩/١
 ٩٥- مجاز القرآن، ٣١، ١
 ٩٤- مجاز القرآن، ٣١، ١
 ٩٩- مجاز القرآن، ٥٤/١
 ١٠١- مجاز القرآن، ١٨٣، ١
 ١٠٣- يوسف: ٨٢، ١٢
 ١٠٥- طه: ٦٩، ٢٠
 ١٠٤- مجاز القرآن، ٢٩، ١
 ١٠٩- مجاز القرآن، ١٢٤، ١
 ١١١- ايضاً، ص ١١٢
 ١١٢- قيسى، تفسير المشكل من غريب القرآن، الرياض، مكتبة المعارف، ١٩٨٥، ص ١٩
 ١١٣- الفاتحة: ٣
 ١١٥- الفاتحة: ٤
 ١١٤- ايضاً
 ١١٨- يوسف: ٢٩، ١٢
 ١١٩- تفسير المشكل، ص ١١٣
 ١٢١- تفسير المشكل، ص ٢٥
 ١٢٣- تفسير المشكل، ص ٦٢
 ١٢٥- تفسير المشكل، ص ١٢١
 ١٢٤- تفسير المشكل، ص ٣٣
 ١٢٩- ايضاً
 ٩٢- البقرة: ٢٠، ٦٠
 ٩٦- البقرة: ٢٠، ٥٨
 ٩٨- البقرة: ٢٠، ١٣٥
 ١٠٠- الانعام: ١، ٦
 ١٠٢- البقرة: ٢٠، ٩٣
 ١٠٢- مجاز القرآن، ٣٤، ١
 ١٠٦- مجاز القرآن، ١٥، ١
 ١٠٨- السبا: ٣٣، ١٩
 ١١٠- الادندوى، طبقات المفسرين، ص ١١٥
 ١١٢- قيسى، تفسير المشكل من غريب القرآن، الرياض، مكتبة المعارف، ١٩٨٥، ص ١٩
 ١١٣- الفاتحة: ٣
 ١١٤- ايضاً
 ١١٨- يوسف: ٢٩، ١٢
 ١٢٠- البقرة: ٢٠، ٢٣
 ١٢٢- النساء: ٤، ١٥٤
 ١٢٢- ابراهيم: ٩، ١٣
 ١٢٦- البقرة: ٢٠، ٢٥٩
 ١٢٨- الانعام: ٦، ٢٦
 ١٣٠- تفسير المشكل، ص ٤٦